بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

دسمبر ۸۶ءکے "حکمتِ قرآن" میں "اسلامی تحقیق" کے موضوع پر ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم کا ایک نہایت قیمتی مفصّل مقالہ قارئین کی نظروں سے گزر چکا ہے۔ اُس مقالے کا حاصل یہ تھا کہ مغرب کے غلط فلسفیانہ نظریات (مثلاً سیکولرزم، فرائڈزم، ایڈلرزم، میکڈوگلزم اور مارکسزم وغیرہ) جو اس وقت پوری نوع انسانی پر مسلط ہو چکے ہیں، اسلام کو ایک زبردست علمی چیلنج دے رہے ہیں اور جب تک مسلمان اس چیلنج کا مُسکت جواب نہیں دیتے اسلام کی عالمگیر اشاعت کے لئے راستہ صاف نہیں ہو سکتا اور مسلمان قیادتِ اقوام کے اُس منصب کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے جو خدا نے اپنے ان ارشادات میں ان کو سونپا ہے کہ تم دُنیا کی بہترین قوم ہو جسے نوعِ انسانی کی راہ نمائی کے لئے پیدا کیا گیا ہے (سُورہ آل عمران: آیت ۱۱۰) اور تم کو تاریخِ انسانی کے درمیانی دور میں پیدا کیا گیا ہے تاکہ ایک طرف تم خدا کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے تمام گذشتہ انبیاء کی تعلیمات کے کمال کے حاملین قرار پاؤ اور دوسری طرف اپنے اس امتیاز کی بنا پر آنے والی انسانی نسلوں کے لئے اسی طرح کامیاب راہ نما ہو، جس طرح رسول تمہارا راہ نما بنا ہے (سورہ بقرہ: آیت ۱۴۳)

ان نظریات کا کافی اور شافی جواب اس لئے بھی ضروری ہے کہ خود مسلمان ان سے مرعوب ہو رہے ہیں اور خدا کے دین پر اُن کا اعتقاد مضمحل ہو رہا ہے اور اس طرح سے یقین و ایمان کی وہ بنیاد ہی ختم ہوتی ہوئی نظر آتی ہے جس پر خدا نے نوعِ انسانی کی راہ نمائی کا دار و مدار رکھا ہے یعنی اُمّتِ مسلمہ کا ایمان۔ ڈاکٹر رفیع الدین مرحوم نے اپنی اس تحریک پر سب سے پہلے خود عمل کیا۔

اس سلسلے میں انکی بنیادی کتاب انگریزی میں ہے جس کا نام "مستقبل کا نظریۂ حیات" (IDEOLOGY OF THE FUTURE) ہے جو آج سے تقریباً چالیس سال پہلے

لکھی گئی تھی - اس کتاب کا استدلال مغرب کے فلسفیانہ نظریات کی تردید ہی نہیں کرتا بلکہ "لیحق الحق و یبطل الباطل" کے مصداق، جیساکہ اس کے نام ہی سے ظاہر ہے پڑھنے والوں کو اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے کہ فطرت انسانی کے بے پناہ اور لازوال قوانین کے عمل سے جو نظریہ حیات بالآخر پوری دنیا میں پھیل کر رہے گا وہ اسلام کے سوائے کوئی اور نہیں ایک نامور مغربی فلسفی ڈاکٹر للی (Dr. W. LILLY) کی رائے کے مطابق ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب میں میکڈوگل، فرائڈ اور ایڈلر کے نظریات کا آخری (FINAL) جواب لکھ دیا ہے - ڈاکٹر صاحب کو اس کتاب پر پنجاب یونیورسٹی نے مغرب کے سربرآوردہ فلسفیوں کی سفارش پر پی ایچ ڈی کی ڈگری دی تھی - اگرچہ للی کے خیال میں اس کتاب کا علمی معیار ان کتابوں سے کہیں بلند تر ہے جن کے لئے اس کی معلومات کے مطابق یورپ یا ہندوستان میں پی ایچ ڈی کی ڈگریاں دی گئی ہیں - اس کتاب کے بعد ڈاکٹر صاحب نے اس کتاب کے ایک باب کی مزید توسیع کرکے ایک اور کتاب لکھی جس کا نام "تعلیم کے ابتدائی اصول" (FIRST PRINCIPLES OF EDUCATION) ہے اس کتاب میں انہوں نے مغرب کے عظیم تعلیمی فلسفیوں مثلاً ڈیوی، سرپرسی من اور جیمز راس کے تعلیمی نظریات کی تردید کی اور اس کے ساتھ ہی اسلام کا ایک مثبت تعلیمی فلسفہ بھی پیش کیا، اس کتاب پر ڈاکٹر صاحب کو فلسفہ کی ڈی لٹ کی ڈگری ملی تھی جو سب سے اونچی ڈگری سمجھی جاتی ہے -

ہمارا خیال ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی بنیادی کتاب "مستقبل کا نظریہ حیات" مغرب کے نظریات کا مؤثر علمی جواب ہے اور آئندہ ماضی اور مستقبل کے باطل نظریات کی تردید میں جو شخص بھی کچھ لکھنے کی کوشش کرے گا وہ اس کتاب کی قائم کی ہوئی بنیادوں کو نظر انداز نہیں کرسکے گا - لہٰذا ہر ممکن طریق سے ڈاکٹر صاحب کی کتاب کی عالمگیر اشاعت کرنا ایک اہم دینی فریضہ ہے

ڈاکٹر صاحب کی اس کتاب کا انداز بیان سراسر فلسفیانہ ہے لیکن ڈاکٹر صاحب نے قرآن اور حدیث کے حوالوں کے ساتھ اس کتاب کا ایک ڈیڑھ سو صفحہ کا اختصار بھی تحریر فرمایا تھا جس کا عنوان ہے "منشور اسلام" یعنی اسلام کی تشریح ایک ایسے نظریہ زندگی

(باقی ص۴۲ پر)